روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 30 ستمبر 2011 ء یکم ذیقعد 1432 ہجری 30 تبوک 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 224

اللہ پر کبھی موت نہیں آئے گی

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ (رسول اللہ کی وفات کے موقع پر) تشریف لائے اور حضرت عمرؓ لوگوں سے مخاطب تھے۔آپ نے فرمایا اے عمر بیٹھ جاؤ۔ پھر فرمایا امابعد! (اے لوگو!) تم میں سے جو محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو وہ جان لے کہ محمد ﷺ وفات پا گئے اور تم میں سے جو اللہ کی عبادت کرتا تھا وہ یقین کر لے کہ اللہ زندہ ہے اس پر کبھی موت نہیں آئے گی۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ محمد ﷺ صرف ایک رسول ہیں آپ سے پہلے تمام رسول وفات پا گئے۔پس اگر آپ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے اور جو شخص اپنی ایڑیوں کے بل پھر جائے وہ ہرگز اللہ کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا اور اللہ شکر کرنے والوں کو ضرور جزا دے گا۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی حدیث نمبر4097)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اور یاد رہے کہ مغفرت کے صرف یہی معنے نہیں کہ جو گناہ صادر ہو جائے اس کو بخش دینا بلکہ یہ بھی معنے ہیں کہ گناہ کو حیزّ قوت سے حیزّ فعل کی طرف نہ آنے دینا اور ایسا خیال دل میں پیدا ہی نہ کرنا۔ان پیشگوئیوں میں بھی بار بار خدائے تعالیٰ نے خبر دی کہ ایک گمنامی کی حالت کو خدائے تعالیٰ شہرت کی حالت سے بدل دے گا اور گو کتنے فتنے پیدا ہوں گے ان سب سے خدائے تعالیٰ نجات دے گا اور جیسے اول عیب جُو اور نکتہ چین تھے آخری حصہ عمر میں بھی ایسے ہی ہوں گے۔لیکن خدا تعالیٰ ایک ایسی فتح نمایاں ظاہر کرے گا کہ ان نکتہ چینوں اور عیب گیروں کا منہ بند ہو جائے گا یا یہ کہ ان کے اثر سے لوگ محفوظ رہیں گے۔یہ انسان کا خاصہ ہے کہ ہزار نشان سے بھی اس قدر ہدایت پانے کے لئے تیار نہیں ہوتا جس قدر کہ ایک عیب گیر کی شرارت سے متاثر ہو کر منکر ہونے کو تیار ہو جاتا ہے۔اس لئے اس وحی الٰہی میں اس پیرایہ میں ظاہر نہیں فرمایا کہ میں نشان دکھلاؤں گا بلکہ فرمایا کہ میں ایک فتح عظیم تجھ کو دوں گا۔یعنی کوئی ایسا نشان دکھلاؤں گا کہ جو دلوں کو فتح کرے گا اور تمہاری عظمت ظاہر کر دے گا اور فرمایا کہ یہ عمر کے آخری زمانہ میں ہو گا۔پس میں زور سے کہتا ہوں کہ اسی زمانہ کے لئے یہ پیشگوئی ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ نکتہ چینیاں اور عیب گیریاں حد سے بڑھ گئی ہیں پس میں امیدوار ہوں کہ عنقریب ایک بڑا نشان ظاہر ہو گا جو دلوں کو فتح کرے گا اور مردہ دلوں کو جو بار بار مرتے ہیں پھر زندہ کر دے گا۔

(براہین احمدیہ جلد پنجم ۔ روحانی خزائن جلد21ص91)

مقابلہ مقالہ نویسی کی آخری تاریخ میں توسیع

قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان کے تحت ہونے والے مقابلہ برائے مقالہ نویسی (انصار، خدام، اطفال، لجنہ، ناصرات) کے مرکز میں جمع کرانے کی آخری تاریخ میں محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ پاکستان کی منظوری سے توسیع کر دی گئی ہے۔اب 30 ستمبر کی بجائے آخری تاریخ 15/اکتوبر 2011ء مقرر کی گئی ہے۔تمام ذیلی تنظیمیں نوٹ فرما لیں اور بروقت مقالہ جات مرکز بھجوانے کا انتظام کریں۔ (قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

ماہر امراض معدہ و جگر کی آمد

محترم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ و جگر مورخہ 2/اکتوبر 2011ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ضرورت منداحباب و خواتین ڈاکٹر موصوف کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروالیں۔مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بالتفصیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں۔

1۔قربانی بکرا -/10,000روپے

2۔قربانی حصہ گائے -/5,000روپے

(نائب ناظر ضیافت دارالضیافت ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 633

معجزہ شق القمر جدید سائنس اور تاریخ کے آئینہ میں

حضرت اقدس مامور ربانی بانی سلسلہ احمدیہ کی بصیرت افروز تحریر:۔

’’حال کی فلسفی تحقیقاتیں شہادت دے رہی ہیں کہ شق قمر نہ صرف ایک مرتبہ بلکہ مخفی طور پر یہ انشقاق واتصال ہمیشہ شمس وقمر میں جاری ہے کیونکہ اس زمانہ کی فلاسفی اپنی مستحکم رائے ظاہر کرتی ہے کہ شمس وقمر میں ایسی ہی آبادی حیوانات ونباتات وغیرہ ہے جیسی زمین پر ہے اور یہ امر انشقاق واتصال قمری کو ثابت کرنے والا ہے کیونکہ یہ بات نہایت ظاہر ہے کہ جس کرہ میں حیوانات ونباتات وغیرہ پیدا ہوتے ہیں وہ اسی کرہ کا مادہ لے کر جسم پکڑتے ہیں یہ نہیں کہ کسی دوسرے کرہ سے گاڑیوں اور چھکڑوں پر وہ مادہ جاتا ہے اب جب کہ یہ ماننا پڑا کہ کرہ قمری میں جس قدر حیوانات اپنے حرکت ارادے سے چلنے والے موجود ہیں اور ہمیشہ پیدا ہوتے رہتے ہیں ان کا جسمی مادہ وہی ہے جو کسی وقت جرم قمر سے اتصال رکھتا تھا تو اس سے یہ بھی ماننا پڑا کہ جرم قمر کو ہمیشہ انشقاق لازم ہے اور پھر ان حیوانات کے مرجانے سے انشقاق کے بعد اتصال بھی لازم پڑا ہوا ہے تو اب اس تحقیق سے ظاہر ہے کہ اصل صورت انشقاق واتصال کی ہروقت قمر میں بلکہ شمس میں بھی موجود ہے۔ ہاں ایک بزرگ نمونہ اس انشقاق واتصال کا وہ واقعہ شق قمر ہے جس کا قرآن شریف میں ذکر ہے سو جب کہ خورد نمونہ کو فلسفی لوگ خود مانتے ہیں تو بزرگ سے انکار کرنے کی کیا وجہ ہے اصل بات تو فلسفیوں کے طریق پر بھی ثابت ہے کہ قمر اور شمس کی جرم میں انشقاق اور اتصال دونوں ہوتے رہتے ہیں اسی بنا پر تو ان دونوں کرہ میں حیوانات کی آبادی تسلیم کی گئی ہے تو پھر یہ کیسا جاہلانہ سیاپا ہے کہ پرمیشر شق قمر پر قادر نہیں۔ علاوہ اس کے ہم نے تاریخی طور پر مضبوط ثبوت دے دیا ہے کہ ضرور شق القمر وقوع میں آیا۔ یہ بھی بیان کردیا گیا کہ اگر قرآن شریف میں یہ **معجزہ خلاف واقع لکھا جاتا ہے اور خلاف واقع اس کی اشاعت ہوتی تو ہرگز ممکن نہ تھا کہ مخالفین جن کی نسبت گواہ رویت ہونے کا الزام لگایا گیا چپ رہتے۔**

(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد2 ص278)

رسالت محمدیہ کا یہی وہ چمکتا ہوا نشان تھا جسے دیکھتے ہی مالابار کا مہاراجہ دین مصطفیٰؐ میں داخل ہوا۔

(تاریخ فرشتہ ’’مقالہ یازدہم جلد دوم صفحہ 368-369 تالیف محمد قاسم ہندوشاہ مطبع منشی نولکشو لکھنو۔ اشاعت محرم 1301ھ مطابق نومبر 884ھ)

یہی نہیں ہندو دھرم کی مشہور کتاب ’’مہابھارت‘‘ فارسی فصل سوم شانت پرب کے صفحہ 425-446 میں بھی اس آفاقی معجزہ کا ذکر ملتا ہے یہ فارسی ترجمہ اکبر بادشاہ نے فیضی سے 1592ء بمطابق 1000ھ میں کرایا تھا۔ یہ مستند شہادت ریسرچ کے بعد حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم اے سابق انچارج احمدیہ مشن انگلستان کے قلم سے الفضل قادیان 11 جون 1947ء کے صفحہ 5 پر زیب اشاعت ہوئی اور عشاق رسول کے ایمان وعرفان میں اضافہ کا موجب بنی ؎

صف دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے
تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمد
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

نئی پیدائش کا پہلا دن

حضرت مسیح موعود نے اپنی باطل شکن کتاب سرمہ چشم آریہ میں یہ نکتہ معرفت سپرد قلم فرمایا ہے کہ:

’’مذہب کی جڑھ خداشناسی اور معرفت نعماء الٰہی ہے اور اس کی شاخیں اعمال صالحہ اور اس کے پھول اخلاق فاضلہ ہیں اور اس کا پھل برکات روحانیہ اور نہایت لطیف محبت ہے جو رب اور اس کے بندہ میں پیدا ہو جاتی ہے اور اس پھل سے متمتع ہونا اور روحانی تقدس وپاکیزگی کا ثمر ہے............ کمالیت محبت کمالیت معرفت سے پیدا ہوتی ہے اور عشق الٰہی بقدر معرفت جوش مارتا ہے اور جب محبت ذاتیہ پیدا ہو جاتی ہے تو وہی دن نئی پیدائش کا پہلا دن ہوتا ہے اور وہی ساعت نئے عالم کی پہلی ساعت ہوتی ہے‘‘۔

(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد2 ص281)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

7۔اکتوبر 2011ء

5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
5:40 am	ان سائیٹ
5:55 am	سیرت النبی ﷺ
6:40 am	لقاء مع العرب
7:45 am	تاریخی حقائق
8:15 am	قرآنک آرکیالوجی
9:00 am	ترجمۃ القرآن
10:10 am	جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:30 am	تاریخی حقائق
12:05 pm	چلڈرن کلاس
1:05 pm	سرائیکی سروس
2:00 pm	راہ ھدیٰ
3:30 pm	انڈونیشین سروس
5:00 pm	خطبہ جمعہ LIVE
6:15 pm	تلاوت قرآن کریم
6:25 pm	درس حدیث
6:40 pm	زندہ لوگ
7:05 pm	بنگلہ سروس
8:25 pm	ریئل ٹاک
9:30 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 7۔اکتوبر 2011ء
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع 2008ء

8۔اکتوبر 2011ء

12:25 am	یسرنا القرآن
1:00 am	فقہی مسائل
1:35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 7۔اکتوبر 2011ء
3:00 am	ان سائیٹ
3:15 am	راہ ھدیٰ
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم
5:25 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
5:55 am	لقاء مع العرب
6:55 am	فقہی مسائل
7:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 7۔اکتوبر 2011ء
8:40 am	سیرت صحابہ رسول ﷺ
9:25 am	راہ ھدیٰ
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:35 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
12:10 pm	یسرنا القرآن
12:40 pm	خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ
1:30 pm	سوال وجواب
2:35 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 7اکتوبر 2011ء
3:45 pm	انڈونیشین سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	زندہ لوگ
6:00 pm	انتخاب سخن
7:05 pm	بنگلہ سروس
8:10 pm	گلشن وقف نو
9:20 pm	راہ ھدیٰ
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:15 pm	گلشن وقف نو

9۔اکتوبر 2011ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:15 am	انتخاب سخن
3:20 am	راہ ھدیٰ
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 7۔اکتوبر 2011ء
6:30 am	تلاوت قرآن کریم
6:40 am	لقاء مع العرب
7:40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 7۔اکتوبر 2011ء
9:10 am	درس حدیث
9:30 am	یسرنا القرآن
10:00 am	فیتھ میٹرز
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
11:30 am	یسرنا القرآن
11:55 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:00 pm	فیتھ میٹرز
2:15 pm	خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ
2:55 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	سپینش سروس
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:20 pm	زندہ لوگ
6:00 pm	بنگلہ سروس
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 7۔اکتوبر 2011ء
8:15 pm	گلشن وقف نو
9:30 pm	فیتھ میٹرز

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر وپرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم محمد محمود طاہر صاحب

نئے مرکز احمدیت ربوہ کی ابتدائی تاریخ

ربوہ کو خدا تعالیٰ نے برکت دی ہے، خدا تعالیٰ اس زمین کو کبھی ضائع نہیں کرے گا

حضرت مسیح موعود کے متعدد الہامات اور رؤیا و کشوف میں ہجرت کا اشارہ ملتا ہے۔ 8 ستمبر 1894ء کو آپ کو الہام ہوا "داغ ہجرت" (تذکرہ صفحہ: 218) بعض مشکلات اور نامساعد حالات میں آپ نے قادیان سے ہجرت کا ارادہ بھی ظاہر فرمایا اور آپ کے محبین نے آپ کو بھیرہ، لاہور، سیالکوٹ اور چک پنیار میں ہجرت کر کے جانے اور اپنے قیام کے لئے جگہ کی پیشکش کرنے کی سعادت پائی لیکن آپ نے یہی فرمایا کہ جب اذن ہوگا تب ہجرت ہوگی۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے لیکن بعض رؤیا نبی کے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعہ سے پورے ہوتے ہیں مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں تو وہ ممالک حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فتح ہوئے"۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 362)

یہ مشیت ایزدی تھی کہ حضرت اقدس مسیح موعود کو جو ہجرت کی خبر دی گئی وہ آپ کے متبع کامل اور پسر موعود حضرت فضل عمر کے بابرکت دور میں پوری ہوئی۔ 1947ء کی تقسیم ہند کے وقت جماعت کو اپنے دائمی مرکز قادیان سے ہجرت کر کے پاکستان آنا پڑا۔ پسر موعود کی علامات مذکورہ پیشگوئی 20 فروری 1886ء میں یہ علامت بھی موجود تھی:۔

"وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ"

(تذکرہ صفحہ:110)

دارالہجرت ربوہ حضرت مصلح موعود کی دور بین نگاہ اور آپ کی اولوالعزم قیادت کا آئینہ دار ہے۔ حضور بیان فرماتے ہیں:۔

"یہاں (پاکستان) پہنچ کر میں نے پورے طور پر محسوس کیا کہ میرے سامنے ایک درخت کو اکھیڑ کر دوسری جگہ لگانا نہیں بلکہ ایک باغ کو اکھیڑ کر دوسری جگہ لگانا ہے۔ یعنی ہمیں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ فوراً ایک مرکز بنایا جائے اس کے لئے 7 ستمبر 1947ء کو ایک میٹنگ بلائی گئی۔ جس طرح میرے قادیان سے نکلنے کا کام کیپٹن عطاء اللہ صاحب کے ہاتھ سے سرانجام پایا تھا اسی طرح ایک نئے مرکز کا کام ایک دوسرے آدمی کے سپرد کیا گیا جو پیچھے آیا اور کئی لوگوں سے آگے بڑھ گیا۔ میری مراد نواب محمد دین صاحب مرحوم سے ہے"۔ (الفضل 31 جولائی 1949ء)

نئے مرکز کیلئے جگہ کی تلاش اور خرید

قادیان سے پاکستان ہجرت کے بعد سب سے بڑا مرحلہ پاکستان میں نئے مرکز سلسلہ کے لئے مناسب اور موزوں جگہ کی تلاش تھی۔ نئے مرکز کے لئے جگہ کی تلاش کی خدمت کی سعادت محترم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ کے حصہ میں آئی۔ آپ ان ایام میں سرگودہا سیشن جج کے عہدہ پر فائز تھے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود نے نئی مجوزہ جگہ کو بذاتِ خود ملاحظہ فرمانے کی غرض کے لئے 18 اکتوبر 1947ء کو لاہور سے سرگودہا کی طرف تشریف لائے۔ یہ وہ تاریخی دن ہے جب سرزمین ربوہ پر حضرت مصلح موعود کے پہلی بار مبارک قدم پڑے۔ سرزمین ربوہ کو ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور نے اس جگہ کو پسند فرمایا اور یہ جگہ حضور کی رؤیا بیان فرمودہ 12 دسمبر 1941ء سے ملتی جلتی تھی۔ خواب میں جو جگہ دیکھی تھی وہ سرسبز تھی لیکن یہاں سبزہ نام کی چیز نہ تھی۔ حضور نے اس پر فرمایا تھا کہ اگر کوشش کی جائے تو شاید یہاں بھی سبزہ ہو سکتا ہے۔ اللہ کے فضل سے یہ زمین اب سرسبز وشاداب ہو گئی ہے۔ حضور کی ہدایت پر ڈپٹی کمشنر جھنگ کی خدمت میں ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے سرزمین ربوہ کے حصول کی درخواست دے دی گئی۔ یہ درخواست حضور کے سفر ربوہ سے ایک روز قبل 17 اکتوبر 1947ء کو ٹائپ کی گئی اور 18 اکتوبر کو بنگلہ لالیاں میں ڈپٹی کمشنر جھنگ کو پیش کر دی گئی۔ یہ رقبہ جو چک ڈھگیاں کے نام پر تھا کل اراضی 1506 ایکڑ تھی جبکہ اس میں 472 ایکڑ رقبہ آبادی کے قابل نہ تھا جس میں بڑی سڑک، ریلوے لائن اور پہاڑیاں شامل ہیں۔ بقیہ 1034 ایکڑ جو کہ زراعت کے ناقابل تھا تاہم اس میں مکانات تعمیر ہو سکتے تھے اور یہ رقبہ کسی کی ملکیت بھی نہیں تھا۔ حضور نے 11 جون 1948ء کے خطبہ جمعہ میں اس اراضی کی خرید کی کارروائی کی تفصیلات بیان فرمائیں۔ 27 جون 1948ء کو زمین کی قیمت جھنگ سرکاری خزانہ میں جمع کروائی گئی یوں سرکاری رجسٹری مکمل ہوئی۔ حضور کی ہدایت تھی کہ خرید کے بعد اس جگہ کا فوری قبضہ لیا جائے چنانچہ حضور کی دعاؤں اور توجہ کی بدولت صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے 5 اگست 1948ء کو جگہ کا قبضہ حاصل کیا۔

احباب جماعت کو نئے مرکز کی اطلاع

نئے مرکز کی جگہ کی خرید کی کارروائی مکمل ہونے اور جگہ پر قبضہ حاصل کرنے کے بعد نئے مرکز کے بارہ میں سیدنا حضرت مصلح موعود نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 10 ستمبر 1948ء کو بمقام لاہور میں اس کی تفصیلات احباب جماعت کے سامنے بیان فرمائیں اور نئی اراضی پر مکانات تعمیر کرنے کے حوالہ سے اپنی ہدایات سے نوازا اور احباب جماعت کو نئے مرکز میں خرید اراضی کی تحریک فرمائی اور ایک ماہ کے اندر اندر سو روپیہ فی کنال کے حساب سے (جو کہ پچاس روپیہ ہدیہ مالکانہ ہوگا اور پچاس روپے اخراجات ابتدائی انتظامات کے ہوں گے) رقم خزانہ میں جمع کروانے کی ہدایت فرمائی (الفضل 28 ستمبر 1948ء) احباب جماعت کی طرف سے والہانہ انداز میں اس تحریک پر لبیک کہا گیا اور 15 اکتوبر 1948ء کی آخری تاریخ مقررہ تک ایک ہزار کنال کی قیمت داخل خزانہ کرا دی گئی۔ اکتوبر کے آخر تک 539 سابقون کی فہرست جنہوں نے ربوہ کی زمین کی رقم داخل خزانہ کرادی تھی ان کی فہرست الفضل کی دو اشاعتوں 26 اکتوبر اور 2 نومبر 1948ء میں شائع ہو گئیں جن میں پہلا نام حضرت مصلح موعود کا تھا۔ آپ نے 60 کنال زمین خرید فرمائی۔

نئے مرکز کا نام ربوہ رکھا گیا

16 ستمبر 1948ء کو لاہور میں حضرت مصلح موعود نے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے مشترکہ اجلاس میں نئے مرکز کے افتتاح کے لئے 20 ستمبر کا دن مقرر فرمایا اور اس کے انتظامات کی بعض اہم ہدایات دیں۔ اسی اجلاس میں نئے مرکز کا نام زیر غور آیا۔ حضرت مصلح موعود نے مولانا جلال الدین شمس صاحب کا تجویز کردہ نام "ربوۃ" منظور فرمایا۔ جس کے معنی ٹیلہ، پہاڑی، بلند زمین کے ہیں اور قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اپنی والدہ کے ہمراہ ہجرت کے واقعہ میں انہیں ربوہ مقام میں اللہ کی طرف سے پناہ دیئے جانے کا ذکر موجود ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 12 صفحہ 422)

افتتاح کے انتظامات

افتتاح کی تاریخ طے ہو جانے کے بعد حضور کی ہدایات کی روشنی میں صدر انجمن اور تحریک جدید نے فوری طور پر انتظامات کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اس مقصد کیلئے 19 ستمبر کو ربوہ کیلئے لاہور سے دو قافلے روانہ ہوئے۔ پہلا قافلہ چوہدری عبدالسلام صاحب اختر اور مولانا چوہدری محمد صدیق صاحب پر مشتمل تھا جس نے رات ربوہ گزاری اور سرزمین ربوہ پر پہلا خیمہ نصب کیا جبکہ دوسرا قافلہ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر مال کی امارت میں شام پانچ بجے لاہور سے بس کے ذریعہ براستہ فیصل آباد (لائلپور) رات گیارہ بجے چنیوٹ پہنچا۔ اس قافلہ نے رات سڑک کنارے گزاری اور اگلے روز یعنی 20 ستمبر کو صبح ساڑھے آٹھ بجے ربوہ مقام پہنچا اس قافلہ میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے 34 عہدیداران شامل تھے۔ افتتاح سے قبل 20 ستمبر کو مولوی عبدالرحمٰن انور صاحب (وکیل الدیوان) تحریک جدید کا ریکارڈ لے کر آئے۔ حضور کے فیصلہ کے مطابق اراضی ربوہ کے تہائی حصہ کی مالک تحریک جدید انجمن احمدیہ تھی جس نے اخراجات کا تہائی حصہ ادا کیا تھا۔ 19 اور 20 ستمبر 1948ء کو تقریب افتتاح ربوہ کے لئے وسیع وعریض شامیانہ نصب کیا گیا جہاں سیدنا مصلح موعود نے نماز بھی پڑھانا تھی۔ افتتاحی شامیانہ کے علاوہ چھ رہائشی خیمے بھی نصب کئے گئے۔

ربوہ کا افتتاح

20 ستمبر 1948ء وہ تاریخی دن ہے جس دن حضرت مسیح موعود کو دی گئی کئی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آ گیا تھا۔ "تین کو چار کرنے والا" پسر موعود کی علامت تھی اس کا ایک ظہور بھی ہونے والا تھا اور ایک بے آب و گیاہ، وادی غیر ذی زرع کی آبادی کا سامان ہونے والا تھا اور ایک ایسی بستی کی بنیاد ڈالی جارہی تھی جہاں سے دین کی نشاۃ ثانیہ کے لئے فدایان و جاں نثاران نے اکناف عالم میں پھیل جانا تھا۔ افتتاح کیلئے سیدنا حضرت مصلح موعود بنفس نفیس لاہور سے سرزمین ربوہ کے لئے روانہ ہوئے۔ حضور بذریعہ کار صبح نو بج کر بیس منٹ پر لاہور سے روانہ ہوئے۔ یہ یادگار سفر حضور نے براستہ فیصل آباد (لائلپور) طے فرمایا۔ حضور کے ہمراہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور دوسرے بزرگان سلسلہ بھی تھے۔ حضور نے ایک بج کر بیس منٹ پر سرزمین ربوہ پر قدم رنجہ فرمایا۔ سب سے پہلا کام نماز ظہر کی ادائیگی تھی۔ دراصل اس نماز کے ساتھ ہی ربوہ کا افتتاح عمل میں آ گیا۔ ڈیڑھ بجے حضور نے نماز ظہر پڑھائی۔ یہ پہلی باجماعت نماز تھی جو سیدنا مصلح موعود کی اقتداء میں احباب جماعت نے ربوہ میں ادا کی۔ اس نماز میں 250 کے قریب احباب موجود تھے۔ جو حضور کی آمد سے قبل چنیوٹ، احمد

نگر، لالیاں، لائلپور، سرگودہا، لاہور، قصور، سیالکوٹ، گجرات، گوجرانوالہ، جہلم اور بعض دوسرے مقامات سے بھی اس تاریخی تقریب میں شرکت کے لئے پہنچ گئے تھے۔ ربوہ کی افتتاحی تقریب میں شامل احباب کی فہرست تیار کی گئی تھی۔ ان خوش قسمت احباب کے اسماء تاریخ احمدیت جلد 12 میں بطور ضمیمہ شامل ہیں۔ یہ فہرست حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کی نگرانی میں تیار ہوئی۔ جو 616 احباب پر مشتمل ہے۔

جس مقام پر حضور نے نماز ظہر پڑھائی وہاں پر ایک بیت یادگار 1953ء میں تعمیر کی دی گئی۔ جو کہ اب فضل عمر ہسپتال میں اور اب انتہائی خوبصورت تعمیر کی صورت میں موجود ہے اور وہاں پانچ وقت باجماعت نماز ہوتی ہے اور ہسپتال آنے والے مریض اور ان کے لواحقین بھی اسے عبادت کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

تاریخی افتتاحی خطاب

نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد حضرت مصلح موعود نے ابراہیمی دعاؤں کے ساتھ ربوہ کا افتتاح کیا۔ حضرت مصلح موعود نے ابراہیمی دعاؤں کو 3،3 بار دہرایا اور احباب جماعت بھی ساتھ ساتھ دہراتے رہے۔ یہ دعائیں حسب ذیل تھیں:

1- **ربّنَا اجعل هذا بلدا** ......

2- **ربّنا تقبل منا**......

3- **ربنا واجعلنا** ......

4. **ربنا وابعث فيهم**...... (حضور نے دعا میں جمع کا صیغہ استعمال فرمایا تھا)

ان دعاؤں کے بعد حضور نے خطاب فرمایا جس کے چند اقتباس پیش ہیں:۔

''یہ وہ دعائیں ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو بساتے وقت کیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو قبول فرما کر ایک ایسی بنیاد رکھ دی جو ہمیشہ کے لئے نیکی اور تقویٰ کو قائم رکھنے والی ثابت ہوئی''۔

''اپنے نئے مرکز کو بساتے وقت جو اسی طرح ایک وادی غیر ذی زرع میں بسایا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنی چاہئیں کہ شاید ان لوگوں کے طفیل (۔) اللہ تعالیٰ ہم پر بھی اپنا فضل نازل کرے اور ہمیں بھی ان نعمتوں سے حصہ دے جو اس نے پہلوں کو دیں''۔

''اس وادیٔ غیر ذی زرع کو اس ارادہ اور نیت کے ساتھ چنا ہے کہ جب تک یہ عارضی مقام ہمارے پاس رہے گا ہم (دین حق) کا جھنڈا اس مقام پر بلند رکھیں گے اور محمد رسول اللہ ﷺ کی حکومت دنیا میں قائم کرنے کی کوشش کریں گے اور جب خدا ہمارا قادیان ہمیں واپس دے گا یہ مرکز صرف اس علاقہ کے لوگوں کے لئے رہ جائے گا۔ یہ مقام اجڑے گا نہیں۔ کیونکہ جہاں خدا کا نام ایک دفعہ لے لیا جائے وہ مقام برباد نہیں ہوا کرتا''۔

''آؤ اب ہم ہاتھ اٹھا کر آہستگی سے بھی اپنے دلوں میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ وہ ہمارے ارادوں میں برکت ڈالے اور ہمیں اس مقدس کام کو دیانتداری کے ساتھ سرانجام دینے کی توفیق بخشے''۔

(الفضل سالانہ نمبر دسمبر 1964ء)

اس پُر معارف اور ایمان افروز افتتاحی تقریر کے بعد حضرت مصلح موعود نے لمبی دعا کروائی۔ درویشان قادیان کو فون اور تار کے ذریعہ نماز اور دعا کے وقت کی اطلاع کر دی گئی تھی وہ اپنی جگہ انتظام کر کے دعا میں شریک ہو گئے۔ دعا کے بعد حضور نے چاروں کونوں پر بکروں کی قربانی کا ارشاد فرمایا اور ایک بکرا وسط رقبہ میں حضور نے اپنے دست مبارک سے قربان کیا۔ چاروں کونوں پر مندرجہ ذیل احباب نے قربانیاں ذبح کیں۔

1: محترم مولانا عبدالرحیم صاحب درد

۲: محترم مولوی عبداللہ بوتالوی صاحب

3: محترم چوہدری برکت علی خان صاحب وکیل المال تحریک جدید

4: محترم چوہدری محمد صدیق صاحب مولوی فاضل

بکروں کی قربانی کے بعد ایک ترک نوجوان مکرم محمد افضل صاحب ترکی نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت میں شمولیت کی۔ اس کو ربوہ کا پہلا پھل قرار دیا گیا۔ اس موقع پر حضور نے نئے مرکز کا نام ربوہ ہونے کا اعلان فرمایا۔ قربانی اور بیعت کے بعد حضور نے نماز عصر پڑھائی جس میں چھ سو کے قریب مرد وزن شریک ہوئے۔ نماز کے بعد حضور نے کھانا تناول فرمایا جس میں دوسرے احباب بھی شریک ہوئے۔ اس کھانے کا انتظام احباب جماعت چنیوٹ نے کیا تھا۔ چار بج کر چالیس منٹ پر حضور کی گاڑی لاہور کے لئے واپس روانہ ہوگئی اور آٹھ بج کر پانچ منٹ پر حضور بخیر وعافیت لاہور پہنچ گئے۔ تقریب اِفتتاح کے مقام پر ایک موٹر لاری، پانچ کاریں، 24 تانگے اور 32 سائیکل موجود تھے۔ وسیع شامیانے کے علاوہ چھ خیمے نصب کئے گئے تھے۔ بعض مستورات بھی افتتاحی تقریب میں شامل ہوگئی تھیں۔ انہوں نے پردہ کے پیچھے نماز ادا کی۔

(الفضل 22 ستمبر 1948ء)

حضرت نواب محمد الدین صاحب کی خدمات

آپ کو نئے مرکز ربوہ کے قیام کے سلسلہ میں غیر معمولی خدمات کی توفیق ملی آپ 5 جولائی 1949ء کو وفات پا گئے۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں آپ کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے فرمایا:۔

''میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے جدید مرکز کے قیام کا سہرا یقیناً نواب محمد الدین صاحب مرحوم کے سر پر ہے اور یہ عزت اور رتبہ انہی کا حق ہے۔ جب تک یہ جماعت قائم رہے گی لوگ ان کے لئے دعا بھی کریں گے اور ان کی قربانی کو دیکھ کر نوجوانوں کے دلوں میں یہ جذبہ بھی پیدا ہوگا کہ وہ ان جیسا کام کریں...... یہ مقام (ربوہ) چونکہ اللہ تعالیٰ کی پیشگوئی کے ماتحت قائم کیا جارہا ہے اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے اس کی حفاظت کریں گے اور اس کی برکتیں اس سے وابستہ رہیں گی اور یقیناً اس مقام سے تعلق رکھنے کی وجہ سے نواب صاحب مرحوم کا نام بھی قیامت تک قائم رہے گا''۔

(الفضل 31 جولائی 1949ء)

حضرت نواب محمد الدین صاحب کے نام پر فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ایک بلاک تعمیر کیا گیا ہے۔

حضور کی مستقل ربوہ آمد اور پہلا خطبہ جمعہ

20 فروری 1886ء کی پیشگوئی پسر موعود میں درج ذیل دو علامات اکٹھی بیان ہوئیں: ''وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ'' (تذکرہ صفحہ 110) اس پیشگوئی کے مطابق حضور کے ہاتھوں چوتھے مرکز ربوہ کی بنیاد ڈال دی گئی اور تین کو چار کر دیا گیا اور پھر ''دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ'' میں اس کے افتتاح اور مستقل سکونت کے دن کا بھی بتا دیا گیا۔ 20 ستمبر 1948ء کو ربوہ کا افتتاح ہوا جو کہ دوشنبہ (سوموار) کا دن تھا وہ بھی مبارک دن ہے اور پھر حضور 19 ستمبر 1949ء کو مستقل سکونت کے لئے ربوہ تشریف لائے۔ یہ بھی دوشنبہ کا دن جسے نئے مرکز کے لئے مبارک قرار دے دیا گیا۔ یوں یہ الہام بھی بڑی شان وشوکت کے ساتھ پورا ہوا اور دو دفعہ دوشنبہ کے الفاظ ہیں اور دو دفعہ یکے بعد دیگرے چوتھے مرکز سلسلہ کے تناظر میں پورے ہوئے۔ ربوہ میں مستقل رہائش اختیار کرنے کے بعد پہلا جمعہ 30 ستمبر 1949ء کو پڑھایا۔ اس سے قبل 23 ستمبر 1949ء کا جمعہ حضور نے لاہور میں پڑھایا تھا۔

بیت المبارک کا سنگ بنیاد

''دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ'' یہ الہام ایک بار پھر 3 اکتوبر 1949ء کو پورا ہوا جب ربوہ کی پہلی مستقل بیت الذکر بیت المبارک کا سنگِ بنیاد حضور نے اپنے دستِ مبارک سے رکھا۔ نماز عصر کا وقت سنگ بنیاد کے لئے مقرر تھا۔ حضور نے اسی جگہ نماز پڑھائی اور پھر حضور کی ہدایت کے مطابق رفقاء و رفیقات حضرت مسیح موعود، خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد و خواتین، واقفین زندگی، امراء جماعت و ناظران سلسلہ اور مہاجرین قادیان کی نمائندگی میں تین تین اینٹیں رکھی گئیں۔ قادیان بیت المبارک کی دو اینٹیں بھی بنیاد میں رکھی گئیں۔ بیت المبارک اگست 1951ء میں مکمل ہوئی۔ حضور نے 23 اگست 1951ء میں اس میں پہلا خطبہ ارشاد فرمایا۔

پہلا جلسہ سالانہ منعقدہ ربوہ

جماعت احمدیہ کا سرزمین ربوہ پر پہلا جلسہ سالانہ 15 تا 17 اپریل 1949ء کو منعقد ہوا۔ (یہ 1948ء کا جلسہ سالانہ تھا) جس میں حضور اقدس بنفس نفیس شامل ہوئے۔ غیر معمولی طور پر اس بے آب وگیاہ چٹیل میدان میں سولہ ہزار سے زائد افراد اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ پہاڑی کے دامن میں لنگر خانہ قائم کیا گیا۔ مہمانوں کی رہائش گاہ کے قریب ہی مردانہ وزنانہ جلسہ گاہ کا انتظام کیا گیا پہلے جلسہ سالانہ منعقدہ ربوہ کے افسر جلسہ سالانہ محترم سیّد محمود اللہ شاہ صاحب تھے۔

مستقل الاٹمنٹ وتعمیر مکانات

تعمیر ربوہ کے سلسلہ میں جب محلّہ جات بنائے گئے تو ان کو الف۔ ب۔ ج۔ د۔س۔ص اور ط کے نام دیئے۔ ستمبر 1950ء میں حضور کے حکم پر ان محلّہ جات کے مندرجہ ذیل نام رکھے گئے: دارالیمن (الف)، باب الابواب (ب)، دارالنصر (ج)، دارالبرکات (د)، دارالرحمت (س)، دارالصدر (ص)، دارالفضل (ط) الاٹمنٹ پلاٹس سب سے پہلے دارالیمن اور دارالصدر کی ہوئی۔ پھر باب الابواب اور دارالفضل کی الاٹمنٹ کی گئی۔ ربوہ کے افتتاح کے بعد یہاں عارضی دفاتر تو قائم کر دیئے گئے تھے تاہم مستقل دفاتر کی تعمیر کا سلسلہ 1950ء میں شروع ہوا۔ 29 مئی 1950ء کو حضور نے اپنے ذاتی مکان کا سنگ بنیاد رکھا۔ 31 مئی 1950ء کو حضور نے مندرجہ ذیل عمارتوں کا سنگِ بنیاد رکھا۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول، قصر خلافت، دفاتر تحریک جدید، دفاتر صدر انجمن اور دفاتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ریلوے سٹیشن ربوہ کی منظوری مارچ 1949ء میں ہوگئی چنانچہ 25 مارچ 1949ء کے الفضل میں سٹیشن کی منظوری کا اعلان شائع ہوا۔ یکم اپریل 1949ء سے ریلوے سٹیشن ربوہ پر گاڑیوں کی آمدورفت شروع ہوئی۔ ڈاکخانہ کا قیام 14 ستمبر 1949ء سے ہوا 29 جنوری 1951ء سے ڈاکخانہ کے ساتھ تار گھر بھی کھول دیا گیا۔ نصرت گرلز ہائی سکول اپریل 1949ء میں لاہور سے

ربوہ منتقل ہوا۔ ربوہ میں قائم ہونے والا یہ پہلا تعلیمی ادارہ تھا۔ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کا افتتاح 14؍جون 1951ء کو حضور نے فرمایا یہ حضور کی کوٹھی میں قائم کیا گیا تھا۔ اسے اگلے سال دفتر لجنہ میں جبکہ 1953ء میں اپنی موجودہ عمارت میں منتقل کردیا گیا۔

21؍مئی 1951ء کو ربوہ میں ٹیلی فون کنکشن لگا۔ جنوری 1957ء میں ربوہ میں ٹیلی فون ایکسچینج نے بھی کام شروع کردیا۔ بجلی کی آمد 1954ء میں ہوئی۔ 9؍جون 1954ء کو پہلا کنکشن لگا۔ ربوہ کا رقبہ تھانہ لالیاں کی حدود میں تھا جو آٹھ میل کے فاصلہ پر تھا۔ 22؍جون 1958ء کو ربوہ میں پولیس چوکی قائم ہوئی۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ کا آغاز 21؍اپریل 1949ء کو ایک خیمہ میں ہوا جس کی نگرانی صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے سپرد تھی۔ ان دنوں ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب لاہور میں قیام رکھتے تھے ان کی ربوہ آمد پر وہ نگران مقرر ہوئے۔ فضل عمر ہسپتال کی پختہ عمارت کا سنگ بنیاد 20؍فروری 1956ء کو حضرت مصلح موعود نے رکھا۔ تعلیم الاسلام کالج کی عمارت کا سنگ بنیاد 26؍جون 1953ء کو رکھا گیا۔ 7؍نومبر 1954ء کو کالج لاہور سے ربوہ کی نئی عمارت میں منتقل ہوگیا۔ 6؍دسمبر 1954ء کو حضرت مصلح موعود نے اس کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سنگ بنیاد حضور نے 6؍فروری 1952ء کو جبکہ دفتر انصاراللہ مرکزیہ کا سنگ بنیاد 20؍فروری 1956ء کو رکھا۔

ربوہ کا شہر آباد کرنا سیّدنا حضرت مصلح موعود کا ایک عظیم الشان کارنامہ ہے۔ بلاشبہ ہماری یہ پیاری بستی ربوہ اللہ کے فضل سے ہمیشہ اللہ کی رحمتوں اور فضلوں کو جذب کرنے والی بستی رہے گی۔ انشاء اللہ۔ ربوہ شہر کے بارہ میں سیّدنا مصلح موعود نے فرمایا کہ:

"یہ بھی وہم نہ کرنا کہ ربوہ اجڑ جائے گا۔ ربوہ کو خداتعالیٰ نے برکت دی ہے۔ ربوہ کے چپہ چپہ پر اللہ اکبر کے نعرے لگے ہیں۔ ربوہ کے چپہ چپہ پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا گیا ہے۔ خداتعالیٰ اس زمین کو کبھی ضائع نہیں کرے گا جس پر نعرہ تکبیر لگے ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا گیا ہے۔ یہ بستی قیامت تک خداتعالیٰ کی محبوب بستی رہے گی اور قیامت تک اس پر برکتیں نازل ہوں گی۔ اس لئے یہ کبھی نہیں اجڑے گی، کبھی تباہ نہ ہوگی۔ بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہمیشہ یہاں سے اونچا ہوتا رہے گا۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ 14؍مارچ 1957ء)

ربوہ کو ترا مرکز توحید بنا کر
اک نعرۂ تکبیر فلک بوس لگائیں

مکرم محمد اجمل چوہدری صاحب

ابتداءِ ربوہ کی خوبصورت یادیں

میں 15 سال کے بعد کینیڈا سے ربوہ گیا تو بہت تبدیلی دیکھی اور ربوہ کی ابتدائی زندگی یاد آگئی۔

ربوہ میں ہم 1953ء میں آئے۔ پہلے کوارٹروں میں اپنے واقف زندگی ماموں جان کے گھر اور پھر دارالرحمت وسطی میں آباد ہوئے۔ تب میں تیسری کلاس میں تھا۔ 1948ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دعاؤں کے ساتھ ربوہ کی بنیاد رکھی تھی۔ جہاں اس وقت فضل عمر ہسپتال کے احاطہ میں بیت یادگار ہے۔ موجودہ ریلوے سٹیشن کی ورلی طرف جہاں کیکر کا بہت بڑا درخت ہے۔ اباجان مرحوم بتاتے تھے کہ ہمارا خیمہ اس درخت کے پاس تھا اور ہم بچے اس کو پانی دیا کرتے تھے۔ اسی اثناء میں کچی اینٹوں کے قصر خلافت جہاں اس وقت حضرت اماں جان کی یادگار ہے۔ لنگرخانہ، سکول، دفاتر بننے شروع ہوگئے۔ ہمارا پرائمری سکول بھی لنگرخانہ اور ریلوے لائن کے قریب کچی اینٹوں کا بنا تھا۔

جب 1953ء میں آئے تو ریلوے لائن کے متوازی محلے اور بازار آباد ہوگئے تھے۔ لجنہ ہال، سکول کالج، اسی طرح ٹی آئی کالج، ٹی آئی ہائی سکول اور جامعہ احمدیہ بھی آباد ہوگئے تھے۔ دارالرحمت اور دارالصدر بھی آباد ہونے شروع ہوگئے تھے۔ تھوڑا عرصہ دارالرحمت وسطی میں رہ کر محترم والد صاحب نے فیکٹری ایریا میں اپنا گھر بنالیا اور وہاں آکر رہنے لگے اور ایک سال کے لئے پرائمری سکول جو کہ دارالرحمت وسطی (برابر بیت نصرت) میں جاتا رہا۔ پھر ہائی سکول چلے گئے۔ شروع میں لڑکیوں کا سکول لنگرخانہ اور ریلوے لائن کے درمیان میں ہوتا تھا۔

ربوہ جب کچی اینٹوں کی بستی تھی تو شروع میں بجلی نہیں ہوتی تھی۔ پھر بجلی آئی یہ بھی ہر گھر میں میسر نہیں تھی۔ DC بجلی ہونے کی وجہ سے پنکھے وغیرہ کو ہاتھ لگانے سے دھات کا حصہ ہاتھ سے چمٹ جاتا تھا اور جسم مسلسل بجلی کے شاک میں رہتا تھا اور شدید زخمی ہوتے تھے۔ ایک آدھ جان بھی ضائع ہوئی۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد AC بجلی آگئی بیت مبارک میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال شروع ہوا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطبات جمعہ مجھے چند ایک یاد ہیں۔ گرمیوں میں صحن میں شامیانے لگتے تھے اور تیز ہوا سے بانس اوپر اٹھ جاتے تھے۔ ایک جمعہ کو شدید گرمی تھی۔ غالباً جولائی کا مہینہ تھا۔ حضور نے احباب کی درخواست پر بارش کی دعا کی اور خطبہ کے دوران ہی جانب مغرب سے کالے بادل آئے اور بارش شروع ہوگئی۔

سارے ربوہ میں چند ایک ٹانگے ہوتے تھے۔ ان کو پہلے ہی کہنا پڑتا تھا۔ کاریں دو تین ہوتی تھیں۔ سائیکلیں بھی زیادہ نہیں ہوتی تھیں۔ موٹر سائیکل کا رواج ابھی نہیں ہوا تھا۔ ہم جب کالج میں تھے تو فیکٹری ایریا سے دریا تک کشتی رانی کے لئے آنا جانا پیدل ہی اختیار کرتے تھے۔ باسکٹ بال کا سالانہ آل پاکستان ٹورنامنٹ ایک بہت بڑا جشن کا سماں ہوتا تھا۔ جس میں سارا ربوہ شامل ہوتا تھا۔ کالج کا Annual Dinner نہایت سادہ اور شاندار ہوتا تھا۔ Debates اور مشاعرہ میں کل پاکستان کی ٹیمیں آتی تھیں، یہ تو کالج تھا۔ ہائی سکول ایک دفعہ کوئی چیمپئن شپ جیتا تھا اور ہم نے خوشی میں سارے ربوہ میں جلوس نکالا تھا۔

کبڈی کے میدان میں لائل پور، سرگودھا، گوجرانوالہ سے اعلیٰ معیار کی ٹیمیں آتی تھیں اور ربوہ کی ٹیم اعلیٰ پوزیشن حاصل کرتی تھی۔ جو بھی ٹیمیں آتی تھیں وہ جماعت کے لئے عقیدت اور عزت رکھتی تھیں۔ نہایت دوستانہ ماحول میں کھیلیں ہوتی تھیں۔ یہ جشن سالہا سال چلتا رہا اور اہل ربوہ محظوظ ہوتے رہے۔

جماعتی طور پر ایک دفعہ یوم آزادی پاکستان کے موقعہ پر صدرانجمن احمدیہ کے احاطہ میں ہم سکول کے سکاؤٹس نے رات کو Tayoo show کیا تھا۔ اسی طرح یوم آزادی کے موقع پر تیل کے دیے دیواروں پر جلاتے تھے۔ دفتر صدرانجمن احمدیہ میں ایک سکولوں کی طرح کی پیتل کی گھنٹی ہوتی تھی جو ہر گھنٹہ پر وقت کے مطابق گھنٹی بجاتے تھے اور یہ آواز سارے ربوہ میں جاتی تھی۔ بیت مبارک میں پانچ وقت لاؤڈ سپیکر پر نداء ہوتی تھی۔ بہت ہی پیاری آواز میں اور سارا ربوہ سنتا تھا۔

ہم اطفال اور خدام خدمت خلق میں بہت آگے ہوتے تھے۔ بارش ہوتی تو بارش میں نہانے کے بعد بارش تھمتے ہی گھروں میں جاتے تھے اور جس گھر کو کوئی نقصان پہنچا ہوا ہوتا ہم وہاں فوراً مدد کے لئے پہنچ جاتے تھے۔ ہم اطفال سردیوں میں خاص کر جلسہ سالانہ کے نزدیک صبح فجر کی نماز سے کافی پہلے اٹھ کر ٹولیاں بنا کر صلّ علیٰ اونچی آواز میں کرتے۔ گھروں کے دروازے کھٹکھٹاتے اور سب کو نماز کے لئے جگاتے۔ بیت الذکر نمازیوں سے بھر جاتی۔ ہم ڈیوٹی دینے والوں کو اکثر باہر صحن میں آسمان کے نیچے سردی میں جگہ ملتی۔

محلوں کی بیت الذکر کی شاندار عمارتیں اور ملحق دفاتر دیکھ کر خیال آیا کہ شروع میں ربوہ میں بہت غریبانہ بیوت الذکر ہوتی تھیں۔ بلکہ بعض جگہوں نہیں ہوتی تھیں۔ ہم جب 1955ء میں فیکٹری ایریا میں گھر بنا کر رہنے لگے تو ہمارا گھر محلہ میں 10-12 نمبر کا تھا۔ بیت الذکر کے دو پلاٹ تھے دونوں کونوں میں اس لئے درمیان میں ایک جگہ صاف کرکے صفیں رکھ کر نماز پڑھتے تھے غالباً فجر اور مغرب کی نمازیں۔ تیز ہوا یا آندھی چلتی تھی تو صفیں اڑ جاتی تھیں اور ہم پھر تلاش کرکے لاتے تھے۔ اینٹوں کا بھٹا ابھی ہمارے محلہ میں ہی تھا اور اس کا دھواں بہت تنگ کرتا تھا۔ 60-50 فٹ کے گہرے کھڈے تھے جن سے بچ کر چلنا پڑتا تھا۔ ریت بہت زیادہ اور گہری ہوتی تھی۔ پاؤں دھنس جاتے تھے۔ چلنا مشکل ہوتا تھا۔ اب یہاں پکی سڑکیں ہیں سانپ اور بچھوؤں کی بھرمار تھی۔ کئی سانپ دیکھے اور مارے۔ ہر وقت دھڑکا لگا رہتا تھا۔ رات میں کتے بہت ہوتے تھے اور دور سے گیدڑوں کی آوازیں آتی تھیں۔ ایک دن میں نے بوٹ پہننے کے لئے جھاڑے تو اس میں سے بچھو نکلا اور بعد میں بوٹ کا تلوہ صاف کرنے کے لئے نکالا تو اس کے نیچے بھی بچھو مرا ہوا نکلا۔ بیت الذکر کی بات کر رہا تھا۔ روز کی تیز ہواؤں سے صفوں کے اڑ جانے سے تنگ آکر اباجان مرحوم نے دوستوں سے مل کر بیت الذکر کی اصلی جگہ ایک چبوترہ سا بنا کر وہاں صفیں رکھیں کہ کوئی مستقل جگہ تو ہو نماز کے لئے۔ بیت الذکر کا باقاعدہ کمرہ کچھ عرصہ بعد بنا کئی سال پنکھا نہیں ہوتا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ بیت الذکر کو بڑا کیا گیا، صحن بھی بنا، پنکھے بھی لگے، گھڑی بھی آگئی، صفیں بدل گئیں، پھر پانی کا نلکا اور وضو کی جگہ بنی۔ عصر کے وقت صحن میں پانی سے چھڑکاؤ کردیتے تھے۔ جس سے مغرب اور عشاء کی نمازوں میں ذرا ٹھنڈ ہوجاتی تھی۔ پھر دفتر کا ایک کمرہ بنا۔

1956-57ء کے لگ بھگ بہت بڑا سیلاب آیا تھا۔ یہ سیلاب ہر سال ہی آتے تھے اور پانی ہمارے گھر کے سامنے تک آگیا۔ ایک دو فٹ کا بند باندھ کر پانی روکا تھا۔ جبکہ ہمارا گھر محلہ اور ربوہ کی آخری سرحد سے 5-4 سڑکیں یا بلاک اندر تھا اور کافی اونچائی پر تھا۔ گھر کے عقب کی دیوار توڑی تھی آمدورفت کے لئے۔ خدام حسب دستور مدد کرتے رہے۔ یہ سیلاب کا پانی کئی روز ہمارے گھر کے سامنے رہا۔ پانی میں سانپ بہت تھے۔ بعد میں ہمارے محلے کے اردگرد مٹی کا بند بنا دیا گیا اور اس طرح سیلاب سے محفوظ ہوگئے۔

ایک دفعہ سیلاب میں دریائے چناب کا پل خطرہ میں پڑ گیا تھا۔ ربوہ کے خدام کئی دن پہاڑوں کے بڑے بڑے پتھر پل کی بنیاد میں گراتے رہے اور پل کو محفوظ کیا۔ سارا دن خدام لائینیں بنا کر مسلسل کام کرتے رہے تھے۔ ہم اطفال کی ڈیوٹی پانی پلانے پر ہوتی تھی۔ احمد نگر کے بالمقابل ریلوے لائن سیلاب کی وجہ سے دوجگہ سے ٹوٹ جاتی تھی۔ ایک یا دو سال

مسلسل خدام نے یہ حصے مرمت کرنے پر صرف کئے۔ ہم اطفال پانی پلاتے تھے۔ پانی پلانے سے یاد آیا کہ خدام اور اطفال کئی سال ریلوے سٹیشن پر گرمیوں میں گاڑیوں کی آمد پر برف کا ٹھنڈا پانی پلاتے رہے۔ مسافر بہت شکرگزار ہوتے تھے۔ اسی طرح بسوں کے اڈوں پر بھی ٹھنڈا پانی پلایا جاتا تھا۔

شروع میں کئی سال ریلوے سٹیشن ایک کمرہ پر مشتمل ہوتا تھا جو لکڑی کی گیلز Gallies سے بنا ہوا تھا۔ پلیٹ فارم کا نام ونشان نہ تھا۔ حد بندی بھی کوئی نہیں تھی۔ غالباً جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی یورپ گئے تو حضور کے سوار ہونے کے لئے لکڑی کی تین قدموں کی سیڑھی بنائی گئی تھی۔ یہ لکڑی کے Steps بعد میں جب کسی مربی سلسلہ نے جانا ہوتا تو الوداع کرنے پر یہ استعمال ہوتے تھے۔ پھولوں کے ہار پہنا کر اور نعرے لگا کر یہ تقریب سادہ سی ہوتی اور کافی حاضری ہوتی۔

جب 1953ء میں ربوہ آئے تو ایندھن کا بہت مسئلہ تھا۔ ٹال کی لکڑی راشن پر ملتی تھی۔ لکڑیاں گیلی ہوتی تھیں ان کو دھوپ میں سکھانا پڑتا تھا۔ بارش سے بروقت بچاؤ نہ کرنے پر پھر گیلی ہو جاتی تھیں۔ بارش بھی اچانک آتی تھی۔ لکڑی کا برادہ درختوں کی ٹہنیاں اور بعد میں جنگل کی اگی ہوئی پیلچھی بھی بہت عرصہ ایندھن کے طور پر استعمال ہوتی رہی۔ استری بھی کوئلے کی ہوتی تھی کیونکہ بجلی تو ہوتی نہیں تھی۔ بڑے حجم کا ریڈیو ہوتا تھا (جب بجلی آ گئی) پھر ٹرانسسٹر آ گیا۔ TV تو 1966ء میں آیا ہے۔ یہ ریڈیو، TV کسی کسی گھر میں ہوتا تھا۔ ٹیلیفون تو بہت ہی کم گھروں میں ہوتا تھا۔ انگریزی ادویات کی دکان، پوسٹ آفس، بیکری، چینی کے راشن کی دکان، جوتوں کی دکان سب گولبازار میں تھیں کوئی بینک نہیں ہوتا تھا۔ منی ایکسچینج کا تو تصور بھی نہیں تھا۔ رکشہ یا کار ٹیکسی بھی نہیں تھی۔ سڑکیں کل شہر میں 3-4 تھیں۔ شہر کے کافی علاقہ میں بجلی آ گئی مگر ہمارے محلّہ میں نہ آئی۔ ہم خدام Wapda کے دفتر گئے انہوں نے بتایا کہ آپ کے محلّہ کی منظوری تو ہے سامان بھی سارا موجود ہے مگر اس سامان کو آپ کے محلّہ میں منتقل کرنے کے لئے سواری نہیں۔ ہم خدام نے یہ سارا سامان بجلی کے پول سمیت ریڑھوں میں لادا اور خود کھینچ کر یا دھکے دے کر اپنے محلّہ میں لائے اور پھر Wapda نے دیگر کام کر کے بجلی رواں کی۔

خدام اور اطفال کا سالانہ اجتماع ہوتا تھا۔ جہاں اب بیت اقصیٰ ہے اس جگہ پر قطاروں میں محلّہ وار خیمے لگتے تھے۔ ایک خیمہ میں 6,8 اطفال ہوتے تھے۔ یہ اجتماع سب کے لئے لازمی تھا۔ ہم گھر سے سفید رنگ کی چادر یا کھیس لاتے تھے اور سب کو سی کر خوبصورت خیمہ بنا لیتے تھے۔ بانس رسیاں بلکے سب انتظام خود کرتے تھے۔

یہ اجتماع تین دن کا ہوتا تھا۔ ہر قسم کی کھیلوں کے مقابلے ہوتے تھے۔ بہت زبردست جشن اور اعلیٰ قسم کی ٹریننگ تھی۔

بیت مبارک ربوہ کی مرکزی بیت تھی۔ جمعہ کی نماز اور عیدین کی نمازیں یہاں ہوتی تھیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پڑھاتے تھے۔ رمضان میں ظہر سے عصر تک قرآن کریم کا روزانہ درس ہوتا تھا۔

ربوہ کے اکثر محلوں میں پانی کھارا یعنی کڑوا نمکین تھا۔ دارالرحمت غربی اور فیکٹری ایریا کا پانی میٹھا تھا۔ سارے ربوہ میں پانی ماشکی دیتے تھے۔ ملیریا بخار اور پیٹ کی بیماریاں بہت تھیں۔ ملیریا میں کڑوی کونین کا مکسچر پینا پڑتا تھا اور منہ اتنا کڑوا ہو جاتا تھا کہ خدا کی پناہ۔ چیزوں کی قیمتیں بہت تھوڑی تھیں۔ ڈالر 10-5 روپے کا تھا۔ سونا 100 روپے تولہ بہت عرصہ رہا۔ دالوں میں چنا کی دال 5 آنے پر۔ مونگ اور مسور 6 آنے پر۔ ماش 8 آنے پر فی کلو کے حساب سے۔ سبزیاں بہت ہی سستی اور سبز پیاز مرچ دھنیا ساتھ کافی مقدار میں ہوتا تھا۔ مالٹے کینو 10 روپے سینکڑہ۔ سیمنٹ کی بوری 5 روپے میں۔ راج کی اجرت 5 روپے۔ مزدور کی اجرت 2-3 روپے۔ ربوہ سے چنیوٹ کا بس کا کرایہ 4 آنے۔ لائل پور کا ایک روپیہ اور لاہور کا 3 روپے 3 آنے بہت عرصہ تک رہا۔ ڈاک کا کارڈ 3 پیسے اور لفافہ ڈیڑھ آنا کا تھا۔ تین دن میں سارے پاکستان میں خط پہنچ جاتا تھا۔

جب میں 1961ء میں ملٹری کالج جہلم گیا ہوں تو 3-4 دن میں والدین کو خیریت کا خط مل جاتا تھا اور سب مطمئن ہوتے تھے۔ اب ٹیلیفون کی وجہ سے چند گھنٹے یا منٹ میں فون نہ آئے تو پریشان ہو جاتے ہیں۔ میں جب 70-1966ء میں انجینئرنگ یونیورسٹی میں پڑھتا تھا تو ماہانہ خرچ 125 روپے ملتے تھے اور بہت باآسانی گزارہ ہوتا تھا۔ اب کئی ہزار بھی تھوڑے ہیں۔ کراچی سے لائلپور کا PIA کا ٹکٹ 275 روپے تھا۔ بعد میں ایک ہزار ہو گیا تھا۔ اس وقت عام آمدنی 150-300 روپے ماہوار تھی۔ آرمی Captain کی تنخواہ 350 روپے تھی۔ جو بعد میں 500 روپے ماہوار کر دی گئی۔

ربوہ میں ہم نے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو خلافت سے پہلے چلتے پھرتے دیکھا کالج میں شفیق باپ کی طرح دیکھا۔ وہ پرنسپل لگتے ہی نہیں تھے۔ اسی طرح حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو سائیکل پر دیکھا وہ سائیکل پر ہی احمد نگر اپنی زمینوں پر جاتے تھے۔ ربوہ میں ان کی شبیہ مبارک آنکھوں میں جب آتی ہے تو سائیکل پر ہی تصور میں تصویر آتی ہے۔ اسی طرح ایک بہت ہی پیارے بزرگ تھے۔ حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب، صاحب کشف اور صاحب رؤیا بزرگ تھے۔ میں کئی بار ان کی خدمت میں دعا کے لئے حاضر ہوا۔

مدعا بیان کرنے پر ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے تھے۔ گریہ وزاری سے دعا کرتے تھے اور دعا کے بعد فرماتے کہ میاں روشنی ہوئی ہے آپ پاس ہو جائیں گے۔ اللہ اللہ کیا تعلق تھا ان کا اللہ تعالیٰ سے۔ ان کو بیت الذکر میں صف میں اکثر بیٹھے دیکھا سادگی سے جہاں جگہ ملی بیٹھ گئے۔ بیشار لوگ ان کے پاس دعا کے لئے حاضر ہوتے تھے اور وہ خود حضور اقدس کو دعا کے لئے خط لکھتے تھے اور خلافت کے ساتھ ایک خاص عقیدت رکھتے تھے۔

غزل

کچھ رہے باقی نہ کچھ اس کے سوا باقی رہے
حوصلہ افکار کا، احساس کا باقی رہے

ہر پرندے کی زباں پر اک دعا باقی رہے
جنگلوں میں گونجتی میری صدا باقی رہے

میں قفس میں مر بھی جاؤں اس کی کچھ پرواہ نہیں
یہ نہ ہو مر کے بھی میری کچھ سزا باقی رہے

آخری اک ذائقہ ہے موت کا بس ذائقہ
پھر زباں باقی رہے نہ ذائقہ باقی رہے

اُف یہ کربِ آگہی، یہ ہارنے کا حوصلہ
بس خدا باقی، خدا کا آسرا باقی رہے

چھین لے سیلِ حوادث مجھ سے میری کائنات
آنکھ میں کاجل نہ ہو لیکن حیاء باقی رہے

جب مچانیں ٹوٹ جائیں، جب قضا ہو سامنے
کچھ ضروری تو نہیں پھر بھی انا باقی رہے

میرے ماتھے کا پسینہ پونچھنے کو بارہا
اے مرے ہمدم ترا دستِ حنا باقی رہے

بات کچھ بننے نہ پائی کھل گئے سب میرے راز
ہاتھ میں پکڑے ہوئے بندِ قبا باقی رہے

”رنج و غم، یاس و الم، فکر و بلا کے سامنے“
سو طرح مر جایئے پھر بھی قضاء باقی رہے

کس طرح دشتِ طلب میں تنگ دامانی کے ساتھ
کوئی عظمت سا جہاں میں بے نوا باقی رہے

ڈاکٹر ۔ف۔ منیر

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم مرتضیٰ احمد جنجوعہ صاحب لقمان ہیئر فیشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو محض اپنے فضل وکرم سے مورخہ 27 ستمبر 2011ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولودہ کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرماتے ہوئے ھبۃ الکریم نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم عبدالمجید جنجوعہ صاحب کارکن وقف جدید کی پوتی اور مکرم افتخار احمد صاحب جنجوعہ بدوملہی کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت وسلامتی والی طویل فعال زندگی عطا فرمائے۔ نیز نیک، صالحہ، خادمہ دین ہمیشہ ردائے خلافت سے چمٹے رہنے والی اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

افسوسناک حادثہ

مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب ایڈیشنل جنرل سیکرٹری اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

عزیزم معاذ احمد رازی ولد مکرم فرخ حمید رازی صاحب جو کامسیٹس یونیورسٹی اسلام آباد میں سال اول کا طالب علم تھا مورخہ 7 ستمبر 2011ء کو یونیورسٹی کے دوستوں کے ساتھ راول ڈیم میں نہاتے ہوئے ڈوب کر وفات پا گیا۔ وفات کے وقت اس کی عمر 19 سال تھی۔ مرحوم نماز روزہ کا پابند، ذمہ دار، نڈر، فرمانبردار اور مقامی مجلس کا فعال رکن تھا۔ رضاکارانہ طور پر بیت الذکر اسلام آباد میں سیکیورٹی کی ڈیوٹی انجام دیا کرتا تھا۔ اس کے علاوہ اپنے حلقہ کا ناظم صحت جسمانی اور نائب سیکرٹری تعلیم اطفال بھی رہا۔ مرحوم کا تعلیمی ریکارڈ بھی شروع سے ہی شاندار رہا اور 2008ء میں ربوہ میں منعقد ہونے والی تربیتی کلاس میں بہترین طالب علم کا سرٹیفکیٹ بھی حاصل کیا۔ مرحوم کے والدین کیلئے یہ نہایت عظیم صدمہ ہے۔ یہ اپنے چار بھائیوں میں سب سے چھوٹا تھا مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 8 ستمبر 2011ء کو بعد نماز عصر مقامی قبرستان میں ادا کی گئی تدفین کے بعد مکرم مربی صاحب ضلع نے دعا کرائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے اور پسماندگان کا حافظ وناصر ہو۔ آمین

تقریب آمین

مکرم وحید احمد رفیق صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری بیٹی لبینہ سوسن واقفہ نو نے پہلی مرتبہ قرآن کریم کا ناظرہ کا دور مکمل کرلیا ہے۔ بچی کو قرآن کریم کا زیادہ تر حصہ پڑھانے کی سعادت مکرم منتظر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ کو حاصل ہوئی۔ اس کے علاوہ کچھ حصہ بچی نے اپنی والدہ محترمہ فرحت وحید صاحبہ اور نانی محترمہ بشریٰ ناہید صاحبہ سے بھی پڑھا ہے۔ مورخہ 24 ستمبر 2011ء کو بچی کی تقریب آمین گھر پر منعقد ہوئی۔ بچی کے نانا مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں نے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ موصوفہ مکرم محمد اصغر قمر صاحب کارکن نظارت امور عامہ کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم محض اپنے فضل سے بچی کو بھی اور ہم سب کو بھی قرآن کریم کو محبت سے پڑھنے، اس کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے سینوں کو نور قرآن سے منور فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ دارالعلوم غربی خلیل ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری پیاری بہن مکرمہ کوثر تسنیم رندھاوا صاحبہ دارالنصر غربی اقبال ربوہ چند ماہ بیمار رہنے کے بعد عمر ہسپتال لاہور میں 20 ستمبر 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ 24 ستمبر 2011ء کو ان کی نماز جنازہ بیت مبارک ربوہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ملک خالد مسعود صاحب صدر مجلس کارپرداز نے دعا کروائی۔ مرحومہ بے شمار خوبیوں کی مالک تھیں۔ ان میں غریب پروری کی صفت بہت نمایاں تھی۔ بہت سی غریب اور یتیم بچیوں کی پرورش کی اور پھر ان کی خود شادیاں کیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرماتے ہوئے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

Study in Bolton, Greater Manchester

University of Bolton

Meet official representative of the University of Bolton to get admission, scholarships and visa advice for January 12 intake

Key information: University of Bolton, Greater Manchester

Large range of subjects linked with industry (Bachelor & Master in Business, Engineering, Law, Art & Design, Textile, Computer Science including Games & Software, Mathematics, Multimedia Journalism, Supply Chain Management, Film & Media, Health & Social Science.

Students from 60 Countries
2nd, 3rd (top up) year entry available

Competitive tuition fees with installments.

The 2nd lowest cost of living in UK
"Masters Scholarships and early payment discounts available for January 2012".

Venue & Time for 5 Days Seminar
PC Hotel Lahore: 3rd Oct.-Monday-11:30am To 7:00pm
Office Education Concern® From 4th Oct. To 8th Oct. 11:30 to 5:30pm

EC Education Concern

67-C, Faisal Town, Lahore,
35162310 / 0302-8411770
www.educationconcern.com
info@ educationconcern.com

بقیہ از صفحہ 2۔ MTA پروگرام

10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)

10 اکتوبر 2011ء

12:45 am	ریئل ٹاک
2:00 am	پُرکشش کینیڈا
2:30 am	خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ
3:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 7-اکتوبر 2011ء
4:15 am	رفقائے احمد
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت اور درس حدیث
5:45 am	یسرنا القرآن
6:10 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6:45 am	لقاء مع العرب
7:45 am	پُرکشش کینیڈا
8:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 7-اکتوبر 2011ء
9:20 am	رفقائے احمد
10:00 am	فیتھ میٹرز
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
12:05 pm	سیرت النبی ﷺ
12:50 pm	گلشن وقف نو
2:00 pm	فرنچ پروگرام
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:15 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
5:50 pm	زندہ لوگ
6:15 pm	بنگلہ سروس
7:15 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 دسمبر 2005ء
8:20 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
9:05 pm	درس حدیث
9:20 pm	راہ ھدیٰ
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	عربی سروس

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ھوالشافی
آزمائشی گیس کورس فری افاقہ ہو تو مکمل علاج کریں
مظہر کلینک بالمقابل سابق حامد ڈینٹل کلینک سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ۔ ہماری مفید کتب ومضامین ہماری ویب سائیٹ پر پڑھیے اور اپنا علاج خود کیجئے، فیملی ڈاکٹر۔ نشہ کی تباہ کاریاں وعلاج عوارضِ جوانی وعلاج چہرے کے کیل مہاسے چھائیاں۔ اپنی یادداشت بڑھائیے
ڈاکٹر نذیر احمد مظہر (ڈاکٹر آف نیچرل میڈیسن) احمد نگر ربوہ
Ph.03346372686,Email:drmazharca@Yahoo.com
Website:www.drmazhar.Com

خبریں

لوئر دیر میں جھڑپیں لوئر دیر کے علاقوں خرکئی اور بشائی میں سیکیورٹی فورسز اور دہشت گردوں کے درمیان جھڑپیں ہوئیں۔ دونوں جانب سے بھاری اسلحے کا بھی استعمال کیا گیا۔ جھڑپوں کے دوران 35 شدت پسند ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

انڈونیشیا میں بھگدڑ انڈونیشیا کے مشرقی صوبہ جاوا میں ایک کشتی پر مسافروں میں بھگدڑ مچنے سے کم از کم 8/افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے۔

نئی دہلی میں 3 منزلہ عمارت گر گئی بھارت کے دارالحکومت نئی دہلی میں جامع مسجد کے قریب تین منزلہ عمارت گر گئی جس کے نتیجہ میں 5 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

افغانستان میں طالبان کے حملے افغانستان کے دارالحکومت کابل کے نواح میں طالبان نے حملے کئے جس کے نتیجہ میں 10 پولیس اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

راحت جان
تبخیر معدہ، گیس کی مفید مجرب دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

اہالیان ربوہ کیلئے خوشخبری
مہنگائی کے اس زمانہ میں کپڑے کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
ناصر نایاب کلاتھ کی سالانہ گرینڈ سیل جاری ہے
مردانہ وزنانہ تمام قسم کی ورائٹی کا نیا سٹاک جلد آئیں فائدہ اٹھائیں
ناصر نایاب کلاتھ گلی نمبر 1 ریلوے روڈ
فون: 0476213434
موبائل: 0323-4049003

ربوہ میں طلوع وغروب 30 ستمبر

طلوع فجر	4:35
طلوع آفتاب	5:59
زوال آفتاب	11:59
غروب آفتاب	5:57

RAO ESTATE
راؤ اسٹیٹ
جائیداد کی خرید وفروخت کا ادارہ
Your Trust and Confidence is our Motto
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد صوفی گھی ایجنسی دارالرحمت شرقی الف ربوہ
آپ کی دعا اور تعاون کے منتظر
راؤ خرم ذیشان
0321-7701739
047-6213595

ہیپاٹائٹس قابل علاج مرض صرف ہومیو علاج سے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کلر لیب: 0344-7801578

لہنگے ہی لہنگے
خصوصی پیکیج کے ساتھ
ورلڈ فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ
03336550796

ربوہ کے قریب زمین برائے فروخت
ڈگری کالج اور زیر تعمیر مدرسۃ الظفر کے بالکل قریب چند کنال زمین برائے فروخت ہے۔ بیت اقصیٰ سے چند منٹ کے فاصلہ پر۔ انتہائی مناسب قیمت۔ آپ اقساط میں بھی ادائیگی کر سکتے ہیں۔
رابطہ حافظ عبدالحمید
0331-7795168
051-4433428

ملیریا اور ڈینگی فیور کا کامیاب اور قابل اعتماد علاج کے لئے
F.B ہومیو سنٹر فار کرانک ڈیزیز
طارق مارکیٹ ربوہ فون: 0476005688
0300-7705078

FR-10